ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

پاکستان کے ادبی میلے اور سماج پر اس کے اثرات

Pakistani Literary Festivals and Their Impact on Society

ڈاکٹر الماس خانم

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور

Dr. Almas Khanm
Associate Professor, Department of Urdu, Government College University, Lahore
dr.almaskhanum@gcu.edu.pk

Abstract

Literary festivals in Pakistan have emerged as major cultural phenomena over the past decade. They play an important role in the social, intellectual and cultural landscape of the country. These fairs, which began with the the Karachi Literature Festival (KLF) and Lahore Literary Festival (LLF) in the early 2010s, have rapidly grown in number and influence. which have spread to other cities such as Islamabad and Faisalabad. This paper examines the impact of literary festivals in Pakistan on various aspects of society. These include cultural preservation, intellectual discourse, community engagement and economic development.
The study highlights the role of literary festivals in preserving and promoting Pakistan's diverse literary traditions, including Urdu, regional languages and English literature. These festivals serve as platforms for both established and emerging writers. They provide opportunities for literary expression and intercultural exchange. By bringing together a wide array of voices, these events contribute to reinforcing national identity and celebrating Pakistan's rich cultural heritage. Literary festivals also play an important role in fostering intellectual discourse and promoting free expression. These festivals provide safe spaces for open discussion on sensitive topics such as politics, gender and human rights. This aspect of literary festivals is important to encourage critical thinking and challenge social norms.

Key Words: Pakistan, Literary Festivals, Karachi Literature Festival, Lahore Literature Festival

ادبی میلوں کا پس منظر

قدیم یونان علوم وفنون کا مرکز تھا۔ اسی سرزمین پر ادب کی آبیاری ہوئی، ڈراما ہو یا کہ ناول ہو یا کہ شاعری، ادب کے سارے سوتے اسی سرزمین سے پھوٹے۔ فنون لطیفہ سے محبت نے اہل یونان کو تہواروں اور میلوں کی طرف راغب کیا۔ اس سماج میں ڈرامے کو جو پذیرائی حاصل ہوئی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ قدیم یونان میں ادبی تہوار مثلاً "ڈیونیشیا" مذہبی رسومات سے جڑا ہوا تہوار تھا لیکن اس کے تعلق ادب کی صنف خاص ڈراما کے ساتھ تھا۔ اس لحاظ سے اسے پہلا ادبی تہوار بھی قرار دیا جاسکتا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ادبی میلوں نے رواج پایا اس کے آثار ہر عہد کے دنیا کی ہر زبان کے ادب میں ملتے ہیں۔ یونان کے ساتھ ساتھ عہدِ قدیم میں رومیوں کے ہاں بھی ڈراما اور تھیٹر کی صورت ادبی میلے منانے کے شواہد ملتے ہیں۔ قرون وسطی اور نشاۃ ثانیہ کے دور میں ڈراما اور تھیٹر کے متوازی زبانی کہانی سنانے کی روایات ملتی ہیں جو کہ آہستہ آہستہ ادب سے متعلق مباحثوں کی شکل اختیار کرتی گئیں اگرچہ ان تہواروں یا میلوں کو منظم یا وسیع پیمانے پر پھیلے ہوئے ادبی میلے قرار نہیں دیا جاسکتا لیکن یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ ان کے ذریعہ عوام میں پڑھنے کے شوق نے مہمیز پائی۔

اٹھارویں اور انیسویں صدی میں فرانس میں ادبی سیلون قائم ہوئے ان کے قیام میں با اثر شخصیات نے اہم کردار ادا کیا۔ ان سیلون میں ادب اور ادب کے جدید رجحانات و نظریات پر مباحث کا آغاز ہوا جو کہ بڑھتے بڑھتے تمام یورپ میں پھیل گیا۔ ادبی تقریبات کا باقاعدہ آغاز عمل میں آیا۔ لندن اور پیرس بڑے ادبی مراکز بن گئے۔ بیسویں صدی کے اوائل میں ادبی میلے رسمی شکل اختیار کرنے لگے، جن کا اہتمام اکثر ادبی سوسائٹیوں یا ناشرین کے ذریعے کیا جاتا تھا۔ ان کا مقصد عصری مصنفین اور نئے ادبی

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

کاموں کو فروغ دینا تھا۔ عالمی ادبی میلوں کا عروج دوسری جنگ عظیم کے بعد ہوا، جو بین الاقوامی ادب اور بین الثقافتی تبادلے میں بڑھتی دلچسپی کی عکاسی کرتا ہے۔ مثال کے طور پر فرینکفرٹ کتاب میلے کا آغاز ۱۹۴۹ میں ہوا جب کہ ایڈنبرا انٹرنیشنل بک فیسٹیول کا آغاز ۱۹۸۳ میں ہوا۔ یہ کتب میلے ادبی میلوں کی شکل اختیار کرنے لگے۔ ان کتب میلوں میں قاری نہ صرف کتاب خریدتا بلکہ اس کی ملاقات ادبا اور شعرا سے بھی ہونے لگی۔

اکیسویں صدی تنوع کی صدی ثابت ہوئی اس صدی میں دنیا کے ہر شعبے میں بہت تیزی سے انقلاب برپا ہوا ان میں ادب بھی شامل تھا۔ فرانس اور دنیا کے دیگر ممالک سے ادب کی تحریکوں نے جنم لیا جنھوں نے دنیا بھر کے ادب پر گہرے اثرات مرتسم کیے۔ ادب کے قارئین میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ ادبی میلوں میں بھی تنوع پیدا ہونے لگا۔ کتب میلوں کے ساتھ ساتھ ادبی میلے بھی لازم وملزام ہونے لگے۔ دنیا گلوبل ولیج بن گئی اور ادبی میلوں نے سرحدوں سے بالاتر ہو کر عالمی قاری کو متوجہ کیا۔ ڈیجیٹل میڈیا کے عروج نے ادبی میلوں پر بھی گہرے اثرات مرتب کیے۔ سرحدوں کے فاصلے سمٹ گئے اور ادب کے قارئین اپنے گھر میں بیٹھ کر دنیا بھر کے ادب سے محظوظ ہونے لگے۔ ادبی میلے دنیا بھر میں اہم ثقافتی تقریبات کے مراکز بن چکے ہیں، جو ادبی اظہار، ثقافتی تبادلے اور فکری مکالمے کے لیے پلیٹ فارم فراہم کرتے ہیں۔ یہ تہوار نہ صرف ادب کا جشن مناتے ہیں بلکہ سماجی اقدار کی تشکیل، خواندگی کو فروغ دینے اور سماج کی شمولیت کو فروغ دینے میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

پاکستان کے ادبی میلے

دنیا بھر میں ادبی میلوں، کتب میلوں اور ادب دوستی کے اجتماعات نے پاکستانی ادب، ادیب اور قاری پر بھی گہرے اثرات ڈالے۔ پاکستان متنوع تہذیب وثقافت کا گہوارہ ہونے کے ساتھ زبانوں میں بھی تنوع لیے ہوئے ہے۔ ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں بولی جانے والی زبانوں کی تعداد ستر سے زائد ہے۔ ہپ زبانیں کسی نہ کسی تہذیب سے جڑی ہوئی ہیں اور اپنے اپنے بولنے والوں کی ثقافت، رسوم ورواج، تمدن کی آئینہ دار بھی ہیں۔ پاکستان کی قومی زبان اردو کا شمار دنیا کی بڑی زبانوں میں ہوتا ہے۔ اس زبان میں ادب کا کثیر اور معیاری سرمایہ موجود ہے۔ دنیا بھر کی طرح پاکستان میں بھی ادب دوست قاری نے کتب میلوں اور ادبی میلوں کی ترویج میں اہم کردار ادا کیا۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں بڑے ادبی میلے منعقد ہوتے ہیں ان میں کراچی ادبی میلہ، لاہور ادبی میلہ، اسلام آباد ادبی میلہ، ادب میلہ کراچی، بچوں کا ادبی میلہ، چلم جوشی ادبی میلہ اور فیض ادبی میلہ خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

کراچی لٹریچر فیسٹیول (KLF):

کراچی ادبی میلے (کراچی لٹریچر فیسٹیول) کا آغاز ۲۰۱۰ میں کراچی میں ہوا۔ اس کا شمار پاکستان کے بانی اور بڑے ادبی میلوں میں ہوتا ہے۔ اس ادبی میلے کے روح رواں امینہ سید اور ڈاکٹر آصف فرخی تھے۔ ۲۰۰۸ میں امینہ سید نے انڈیا کے شہر جے پور میں منعقد ہنے والے پہلے ادبی میلے "جے پور ادبی فیسٹیول" میں شرکت کی اور اس شرکت کے دوران ہی انہوں نے پاکستان میں بھی ادبی میلے کے انعقاد کا خواب دیکھا۔ ایک انٹرویو میں امینہ سید نے کراچی لٹریچر فیسٹیول کے آغاز کی اہمیت اور ضرورت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ:

> "میں نے جنوری 2009 میں جے پور لٹریچر فیسٹیول میں شرکت کی تھی، اور جس طرح سے ہندوستانی مصنفین کو خاص طور پر فروغ دیا جا رہا تھا اور پیش کیا جا رہا تھا، اور جس طرح سے شائقین آ رہے تھے اس سے بھی میں متاثر ہوئی تھی۔ میں نے محسوس کیا کہ پاکستانی مصنفین کو بھی اسی طرح عزت دی جانی چاہیے۔ میں اس حقیقت سے واقف ہوں کہ پاکستان میں مصنفین کو اتنی توجہ اور پہچان نہیں دی جاتی جتنی دوسرے معاشروں میں ان کے ہم منصبوں کو ملتی ہے۔ ایک ناشر کے طور پر، مجھے اس سے دکھ ہوتا ہے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ پاکستان کے پاس ادب کا کثیر سرمایہ ہے۔ ہمارے مصنفین کی حقیقت ہمارے اسٹیبلشمنٹ کے تیار کردہ تاثر سے مختلف ہے، جس سے ہماری قومی نفسیات کے متاثر ہونے کا خطرہ ہے۔۔۔۔ میں دنیا کے سامنے پاکستان کا مثبت پہلو اجاگر کرنا چاہتی تھی کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ ناشرین اس سلسلے میں بڑا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ کتابیں قوموں کی زندگی میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ فیصلہ سازی کے اہم عہدوں پر فائز لوگ عام طور پر قارئین ہوتے ہیں

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

۔نیز، دنیا کی بہت سی یونیورسٹیوں کے طلباء ان کتابوں سے متاثر ہوتے ہیں جو وہ پڑھتے ہیں۔ میں 9/11 کے بعد پاکستان میں دلچسپی کے اضافے سے بھی فائدہ اٹھانا چاہتا تھی۔" ۱؎

پاکستان واپس آکر انھوں نے اپنے اس خواب کا ذکر دنیائے ادب کی نامور شخصیت ڈاکٹر آصف فرخی سے کیا جنھیں یہ خیال بہت پسند آیا اور اس کے بعد یہ دونوں ادب دوست اس خواب کی تعبیر میں شب و روز بسر کرنے لگے اور بالآخر ان کے اس خواب نے ۲۰۱۰ میں "کراچی لٹریچر فیسٹیول" کی صورت میں تعبیر پائی۔ یہ ادبی میلہ مارچ ۲۰۱۰ میں کراچی میں منعقد ہوا اور اسے ادبی حلقوں اور ادب دوست قارئین میں زبردست پذیرائی حاصل ہوئی۔ انہوں نے انٹرویو میں کراچی لٹریچر فیسٹیول کے بھرپور اور کامیاب انعقاد کے لیے کی جانے والی منصوبہ سازی کے بارے میں مزید بتایا کہ:

"کراچی لٹریچر فیسٹیول کے بارے میں ہم نے جان بوجھ کر زیادہ پبلسٹی نہیں کی کیونکہ ہم اس بات کو یقینی بنانا چاہتے تھے کہ یہ اچھی طرح سے منظم ہو اور اس پیمانے پر ہم اس کا انتظام کر سکیں، کیونکہ یہ ہمارے لیے پہلی بار تھا اور میں نہیں چاہتی تھی کہ یہ قابو سے باہر ہو کر غیر منظم ہو جائے۔ میں نے یہ سبق جے پور لٹریچر فیسٹیول سے سیکھا تھا، جس میں میں نے 2010 میں دوبارہ شرکت کی تھی۔ اس میں شائقین نے اتنی بڑی تعداد میں شرکت کی کہ اس کے اجلاسوں میں کھڑے ہونے کی گنجائش حاصل کرنا بھی ناممکن تھا۔ یہ اپنی ہی کامیابی کا شکار بن چکا تھا۔ اس کے علاوہ، ہم نے اسپانسر شپ کے لیے کوشش نہیں کی اور اس لیے ہم نے کم سے کم بجٹ پر کام کیا۔ اس طرح ہمارے پاس اشتہارات کے لیے بہت کم رقم تھی اور اسی لیے ہم نے اس کی پبلسٹی کے لیے بنیادی طور پر انٹرنیٹ پر انحصار کیا"۔ ۲؎

امینہ سید اور آصف فرخی نے اس کامیاب ادبی میلے کے بعد اسلام آباد میں ادبی میلے کا آغاز کیا۔ اس کے علاوہ پہلے "چلڈرن لٹریچر فیسٹیول" کی بنیاد بھی رکھی۔ بعد ازاں اس کا تجربہ عالمی سطح پر بھی کیا گیا اور "لندن ادبی میلے" کا انعقاد عمل میں آیا۔

"پہلا کراچی لٹریچر فیسٹیول (کے ایل ایف) مارچ 2010 میں منعقد ہوا۔ پہلے دو کے ایل ایف (2010 اور 2011) کی کامیابی سے متاثر ہو کر چلڈرن لٹریچر فیسٹیول (سی ایل ایف) 2011 کے آخر میں شروع کیا گیا تھا۔ اس طرح پاکستان میں ادبی میلوں میں "کراچی لٹریری فیسٹیول" نے ادبی میلوں کی ایک ایسی درخشاں روایت کا آغاز کر دیا جس کے نتیجے میں 2013 میں اسلام آباد لٹریچر فیسٹیول (آئی ایل ایف) کا انعقاد ہوا، اس کے بعد 2014 میں "ٹیچرز لٹریچر فیسٹیول" ہوا، اور بہت سے دوسرے لوگ اس راستے پر گامزن ہوئے۔ یہ رفتار پاکستان کی ادبی اور ثقافتی جڑوں کی گہرائی اور علم، افہام و تفہیم اور تخلیقی صلاحیتوں کے حصول کا جشن منانے کی خواہش اور ادب کی ترویج کی عکاسی کرتی ہے۔ پاکستان کی 70 ویں سالگرہ کے جشن کے موقع پر پہلی بار، کے ایل ایف کا انعقاد پاکستان سے باہر، لندن میں، مئی 2017 میں ساؤتھ بینک سینٹر اور آکسفورڈ یونیورسٹی پریس پاکستان کے اشتراک سے ہوا"۔ ۳؎

امینہ سید اور ڈاکٹر آصف فرخی کے سامنے ان ادبی میلوں کے انعقاد کے وسیع مقاصد تھے۔ ان دونوں نے ان مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے ہی ادبی میلوں کے انعقاد کے مختلف تجربات کیے جن میں انہیں شاندار کامیابی حاصل ہوئی۔ کراچی لٹریچر فیسٹیول کے مقاصد درج ذیل تھے:

"۱۔ زبانوں اور تعلیمی مضامین کے ذریعے دانشورانہ روایات اور ثقافتی تنوع کی نمائندگی کرنا۔

۲۔ ادب کی ترویج و اشاعت اور فنون لطیفہ کے فروغ کے لیے ادبی میلوں کے انعقاد کے ذریعے دانشوروں کے مابین مکالمے اور بین الثقافتی ہم آہنگی کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کرنا

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

۳۔ ایسے مواقع فراہم کرنا جن کے ذریعے دنیا پاکستان کے ادب، ثقافت اور سماجی اخلاقیات کو دیکھ اور ان سے جڑ سکے اور جس سے پاکستان دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کا سامنا کر سکے۔

۴۔ فنکارانہ اظہار اور ابھرتی ہوئی پاکستانی اور بین الاقوامی ادبی صلاحیتوں کو فروغ دینا

۵۔ غیر سیاسی نظریات کی حوصلہ افزائی کرنا

۶۔ ادبی اور ثقافتی تبادلوں کے لیے کراچی میں عوام کی دلچسپی کو دوبارہ حاصل کرنا"۔[۴]

پہلا "کراچی لٹریچر فسیٹیول" ۲۰۔۲۱ مارچ کو کراچی میں برٹش کونسل اور آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کے اشتراک سے منعقد ہوا۔ اس ادبی میلے کی بانی امینہ سید اس وقت آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کی ڈائریکٹر تھیں۔ اس پہلے فیسٹیول میں اس عندیے کا اظہار کیا گیا کہ اس ادبی میلے کے ذریعہ نہ صرف یہ کہ پاکستانی نامور ادیبوں کو عالمی سطح پر دنیا کے ادیبوں سے مکالمہ کے موقع فراہم کرنا ہے بلکہ عصری ادب سے متعارف کروانا بھی ہے اور نئے لکھاریوں کو متعارف کروا کر انہیں ادب میں اپنا مقام بنانے کے مواقع فراہم کرنا بھی ہے۔ یہ امر بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ اس دو روزہ ادبی میلے میں متنوع سیشنز کا انعقاد کیا گیا جن میں کتاب بینی اور گفتگو کے سیشنز، ورکشاپس، گروہی مباحث، کتب کی تقریب رونمائی، مشاعرہ، موسیقی اور ڈراما شامل تھے۔ اس ادبی میلے کے کل ۳۴ سیشنز منعقد ہوئے اور اس فیسٹیول میں دنیائے اردو ادب کی ملکی و غیر ملکی نامور شخصیات نے بھرپور شرکت کی۔ اس کے شرکا میں مشہود رضوی، امینہ سید، ڈاکٹر آصف فرخی، انیتا غلام علی کے علاوہ عامر حسین، کشور ناہید، مسعود اشعر، انتظار حسین، محمد حنیف، سرفراز منظور، فہمیدہ ریاض، عارفہ سیدہ زہرا، شمس الرحمان فاروقی، افتخار عارف، ذوالفقار غوث، صہبا سرور، سارا میکڈونلڈ، منیزہ نقوی، حسن منظر، اسد محمد خان، آصف نورانی، ثمینہ قریشی، عامر جلیل، دردانہ سومرو، واصف رضوی، زہرا نگاہ شامل تھے۔ فنون لطیفہ کے ضمن میں شیما کرمانی نے دونوں دن بھرپور شرکت کی۔ اس فیسٹیول کے تحت منعقدہ مشاعرے میں جن شعرا اکرام نے شرکت کی ان میں شمس الرحمان فاروقی، افتخار عارف، زہرا نگاہ، فہمیدہ ریاض، کشور ناہید، ساحر انصاری، انور شعور، شاہدہ حسن، حارث خلیق، اجمل سراج، امداد حسینی اور کاشف حسین شامل تھے۔ اس فیسٹیول میں نہ صرف کراچی بلکہ پورے پاکستان سے ادب دوست قارئین نے بھرپور شرکت کی۔ ایک اندازے کے مطابق یہ تعداد پانچ ہزار کے قریب تھی۔ یہ فیسٹیول بغیر کسی تعطل کے ہر سال جوش و خروش سے منعقد کیا جاتا ہے۔ ہر سال قارئین کی بڑھتی ہوئی تعداد اس بات کی گواہ تھی کہ پاکستانی عوام اس طرح کے ادبی میلوں میں دلچسپی رکھتے ہیں اسی کے پیش نظر منتظمین ہر سال سیشنز کی تعداد بڑھاتے رہے یہاں تک کہ ۲۰۱۳ میں ۱۲۹ سیشنز منعقد ہوئے۔ اسی طرح ادیبوں، شاعروں، ناقدین، محققین اور فنکاروں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ یہ ادبی میلہ اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں منعقد کیا جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ اس کا دائرہ کار وسیع ہوتا گیا اور ادب کے علاوہ ثقافت، صحافت، فنون لطیفہ کو بھی بھرپور پذیرائی حاصل ہوتی گئی۔ ۲۰۱۶ کے فیسٹیول کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں بھارت سے خواجہ سرا "لکشمی نرائن پارٹھی" نے شرکت کی ان کی اس شرکت سے اور ان کے ساتھ مکالمہ سے پہلی بار خواجہ سراوں کے مسائل و معاملات پر کھل کر بات ہوئی۔ اگرچہ اس فیسٹیول کے بانیان نے اس فیسٹیول کے انعقاد میں ہمیشہ اس کے قیام کے مقاصد کو پیش نظر رکھا لیکن اسے تنقید کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ اس کے باوجود یہ فیسٹیول آج بھی پاکستان کا سب سے بڑا ادبی میلہ ہے۔ ۲۰۲۴ میں پندرہویں "کراچی لٹریری فیسٹیول" کا انعقاد عمل میں آیا۔ یہ تین روزہ "کراچی لٹریچر فیسٹیول" ۱۶ سے ۱۸ فروری تک جاری رہا۔ اس میں کثیر تعداد میں ادیبوں، شاعروں، محققین، ناقدین، موسیقاروں، صحافیوں اور فنکاروں کی بھرپور شرکت نے ثابت کر دیا کہ ڈیجیٹل دور میں بھی ادب سے محبت کرنے والوں کی تعداد کم نہیں ہوئی بلکہ بڑھی ہی ہے۔ فیسٹیول میں کل ۷۶ چھہتر سیشنز منعقد ہوئے اور ۲۵ نئی کتب کی تقریب رونمائی ہوئی۔

چلڈرنز لٹریچر فیسٹیول (CLF):

"کراچی لٹریچر فیسٹیول" کی بھرپور کامیابی کے بعد امینہ سید اور بیلا رضا جمیل نے بچوں کے لیے پہلے "چلڈرنز لٹریچر فیسٹیول" کے انعقاد کا منصوبہ بنایا۔ اس کا انعقاد نومبر ۲۰۱۱ میں چلڈرن لائبریری کمپلیکس میں ہوا۔ **چلڈرن** لٹریچر فیسٹیول (سی ایل ایف) لاہور کے بچوں کے لیے فاؤنڈیشن اوپن سوسائٹی انسٹی ٹیوٹ (ایف او ایس آئی) پاکستان کے تعاون سے چلڈرن لائبریری کمپلیکس، ادارہ تعلیم و آگہی (آئی ٹی اے) اور آکسفورڈ یونیورسٹی پریس (او یو پی) کی ایک کوشش ہے۔ چلڈرنز لٹریچر فیسٹیول قومی سطح پر منعقد ہونے والا

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

پاکستان کے بچوں کا پہلا ادبی میلہ ہے۔ اس کا مقصد بچوں میں پڑھنے، مصنفین اور ادب میں دلچسپی پیدا کرنا انہیں ادب لکھنے اور پڑھنے کی طرف راغب کرنا، ان کی تخلیقی صلاحیتوں اور تنقیدی سوچ کو فروغ دیناہے۔ چلڈرنز لٹریچر فیسٹیول کے پہلے پروگرام کے بروشر پر درج ہے کہ:

"چلڈرنز لٹریچر فیسٹیول پاکستان کے بچوں کے لیے قومی سطح پر منعقد ہونے والا پہلا ادبی میلہ ہے۔ اس کا مقصد بچوں میں کتب بینی، تخلیقی صلاحیتوں اور تنقیدی سوچ کو فروغ دینا ہے۔ سی ایل ایف کے قیام کا مقصد بچوں میں کتابوں، پڑھنے، لکھنے، مصنفین اور ادب میں دلچسپی پیدا کرنا ہے۔ ادب کے فروغ کے لیے یہ اقدام ہماری پہلے کی گئی کاوشوں کا ایک تسلسل ہے تا کہ بچوں میں کتابوں میں دلچسپی پیدا کی جائے اور کتب بینی کے نتیجے میں حاصل ہونے والی مسرت سے لطف اندوز ہونے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ یہ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کی ایک عمدہ کاوش ہے تا کہ بچوں کو کتابیں پڑھنے کے لیے آمادہ کیا جائے کیونکہ کتابوں اور پڑھنے سے محبت بچوں کی اسکولوں میں کامیابی کا باعث بنتی ہے۔"۵

چلڈرنز لٹریچر فیسٹیول بچوں کو اپنی پسندیدہ کتب پڑھنے اور اس پر تبادلہ خیال کرنے، تخلیقی تحریر کی کلاسوں میں شرکت کرنے، کتاب سازی کے بارے میں سیکھنے، کتاب کے جائزے لکھنے، کٹھ پتلی شوز، بچوں کے تھیٹر میں شرکت کرنے اور پڑھنے سے متعلق بہت سی دیگر دلچسپ سرگرمیوں میں حصہ لینے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ ماہرین تعلیم کے نزدیک، یہ پروگرام بچوں کے تخیل کو متحرک کرنے کے لیے کتابوں کے استعمال کی بہتر تفہیم پیدا کرنے کے لیے منعقد کیا جاتا ہے۔ چلڈرنز لٹریچر فیسٹیول کا آغاز شہر لاہور سے ہوا اور بہت جلد اس نے بچوں، والدین اور اساتذہ کی توجہ حاصل کرلی اور اس کا دائرہ وسیع ہوتا چلا گیا۔ لاہور کے علاوہ دیگر شہروں میں بھی بچوں کے ادبی میلے منعقد ہونے لگے۔

پاکستان میں مادری زبان کی تعلیم کو مقبول بنانے کے لیے مقامی زبانوں پر سیشن ہوتے ہیں۔ ملک بھر سے بچے اور اساتذہ چلڈرنز لٹریچر فیسٹیول میں شرکت کرتے ہیں۔ مقامی اور بین الاقوامی مشہور شخصیات، مصنفین، پبلشرز اور اس موقع سے متعلق متعدد متحرک شخصیات اس میں شرکت کرتی ہیں۔ چلڈرنز لٹریچر فیسٹیول کی بہترین خصوصیت بچوں کا کتاب میلہ ہے جہاں مصنفین کو اپنی کتابوں پر دستخط کرنے کے لیے مدعو کیا جاتا ہے۔ اس سے بچوں میں کتب بینی کو فروغ ملاہے۔ اس کے علاوہ چلڈرنز لٹریچر فیسٹیول کتابوں اور پڑھنے کے بہت سے پہلوؤں کو فروغ دے رہاہے جیسے:

مشہور مصنفین اور ان کے کاموں کو پیش کرتے ہوئے پڑھنے کے سیشن
معروف تخلیقی مصنفین کے ساتھ تخلیقی تحریری سیشن
شاعری پڑھنے اور لکھنے کا ایک سیشن
کتابی جائزے لکھنے کا تعارف
تحریری مقابلے
کہانی لکھنے کا ایک سیشن جس میں سامعین خود کہانی کو اس کے اختتام تک پہنچا کر 'لکھیں گے'۔
کتاب میلہ
کتابوں کے مقبول کرداروں پر مبنی کٹھ پتلی شو
بچوں کے ڈراموں پر مبنی بچوں کا تھیٹر

بچوں کو مختلف ہنر سکھانے کے لیے دستکاری کی مختلف سرگرمیاں بھی اس میلے کا حصہ ہیں۔ چلڈرنز لٹریچر فسیٹیول کے پلیٹ فارم سے بچوں کے لیے ایک ترانہ بھی متعارف کروایا گیا جسے ہر فیسٹیول میں گایا جاتا ہے۔ اس ترانے کی لکھاری زہرا نگاہ ہیں۔ اس ترانے کے ایک ایک بول سے علم دوستی، کتاب دوستی جھلکتی ہے:

"ہمیں کتاب چاہیے، ہمیں کتاب چاہیے جو زندگی بدل دے ہم کو وہ نصاب چاہیے ہمیں کتاب چاہیے، ہمیں کتاب چاہیے ہمارے ذہن و فکر کو جو علم کا دیا ملے تو اس کی روشنی میں ہم کو ایک راستہ ملے وہ راستہ کہ جس پہ

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

چل کے ملک جگمگا اٹھے جو زندگی بدل دے ہم کو وہ نصاب چاہیے ہمیں کتاب چاہیے، ہمیں کتاب چاہیے وطن تیری زمیں کو ہم آسماں بنائیں گے کنارے آسمان کے ملاپ سے ملائیں گے جو نیند سے جگائے ہم کو ایسا خواب چاہیے جو زندگی بدل دے ہم کو وہ نصاب چاہیے ہمیں کتاب چاہیے، ہمیں کتاب چاہیے جہاں کو امن و آشتی کے گیت ہم سنائیں گے محبتوں کے، پیار کے دیے سدا جلائیں گے جو نیند سے جگائے ہم کو ایسا خواب چاہیے جو زندگی بدل دے ہم کو وہ نصاب چاہیے ہمیں کتاب چاہیے، ہمیں کتاب چاہیے[٦]

پہلے فیسٹیول کے کامیاب انعقاد کے بعد دوسرا چلڈرن لٹریچر فیسٹیول 2012 میں کوئٹہ میں منعقد ہوا۔ اس فیسٹیول نے بہت سے طلباء، اساتذہ، والدین، مصنفین، ماہرین تعلیم اور ادبی شخصیات کو اکٹھا کیا۔ اس میں ایک شاندار پروگرام پیش کیے گئے جن میں بچوں کے معروف مصنفین کی گفتگو، کتاب پڑھنے اور اس پر مباحثے، تخلیقی تحریری ورکشاپس اور مقابلے، شاعری پڑھنے اور جامع تعلیم کو فروغ دینے سے متعلق سیمینار، دیواروں پر پینٹنگ، بچوں کے تھیٹر اور فلمیں، کٹھ پتلی شو، اور ایک کتاب میلہ شامل تھے۔ قومی اور علاقائی زبانوں پر اجلاسوں نے پاکستان میں مادری زبانوں کی تعلیم کو مقبول بنانے کی طرف اہم قدم اٹھایا۔ ادارۂ تعلیم و آگہی (آئی ٹی اے) اور آکسفورڈ یونیورسٹی پریس (او یو پی) فاؤنڈیشن اوپن سوسائٹی انسٹی ٹیوٹ (ایف او ایس آئی) پاکستان، باچا خان ٹرسٹ ایجوکیشن فاؤنڈیشن (بی کے ٹی ای ایف)، برٹش کونسل اور اسلامیہ کالج یونیورسٹی کے اشتراک سے پہلی بار تاریخی شہر پشاور کے بچوں کے لیے ۱۴ اور ۱۵ نومبر کو اسلامیہ کالج یونیورسٹی میں تیسرے چلڈرن لٹریچر فیسٹیول کا انعقاد ہوا۔ ہر عمر اور پس منظر کے بچوں کے زبردست ردعمل کے ساتھ یہ ایک بے مثال فیسٹیول تھا۔ پشاور کی بچوں، اساتذہ اور والدین کے جوش و خروش اور دلچسپی نے ایک بار پھر ثابت کر دیا کہ پاکستان بھر کے بچے کتاب سے پیار کرنے والے اور ادب میں دلچسپی رکھنے والے بچے ہیں۔

"چلڈرن لٹریچر فیسٹیول (سی ایل ایف) پاکستان میں خاص طور پر اسکول کے نظام میں کتب بینی کے رجحان میں کمی کا تدارک ہے۔۔ یہ شہریوں کی زیر قیادت سماجی تحریک ہے جو اس صورتحال کو دور کرنے کے لیے تمام اسکولوں میں بڑی تعداد میں بچوں، اساتذہ اور والدین کو متحرک کرتی ہے۔ سی ایل ایف ایک گھریلو ردعمل ہے، ایک مقامی طور پر تیار کردہ لائحہ عمل ہے، بنیادی طور پر یہ بچوں کے نادر خیالات اور تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کی کاوش ہے- اس کا مقصد سرگرمیوں پر مبنی سیکھنے کی تکنیکوں کے ذریعے اساتذہ اور 4-17 سال کی عمر کے اسکول جانے والے بچوں میں پڑھنے، لکھنے اور تخلیقی فنون کو مقبول بنانا ہے۔ اس فیسٹیول میں کہانی سنانے کے سیشن، بلند آواز سے پڑھنا اور گانا، تھیٹر، شاعری پڑھنے کے سیشن، ریڈیو کے لیے پڑھنا، فعال شہریت پر کہانیاں اور معاشرے میں مثبت پیغام دینے کے لیے کٹھ پتلی شو، پینل مباحثے، کتاب میلے اور نئی کتب کا اجرا شامل ہیں، لیکن ان تک محدود نہیں ہیں۔ اس کا مقصد طلباء، اساتذہ، والدین اور اسکول کے قائدین کو ان خیالات اور سرگرمیوں کو نافذ کرنے کے لیے شامل کرنا ہے جو وہ سی ایل ایف میں اپنے اسکولوں اور اپنے تعلیمی حلقوں میں پسند کرتے ہیں"۔[٧]

چلڈرنز لٹریچر فیسٹیول نے بہت جلد ملک بھر میں مقبولیت حاصل کرلی اور اس کا سلسلہ مختلف شہروں تک وسیع ہو گیا۔ ۲۰۱۹ میں چلڈرن لٹریچر فیسٹیول کے پلیٹ فارم سے ایک اہم اقدام کیا گیا اور لاہور میں منعقد ہونے والے دو روزہ چلڈرن لٹریچر فیسٹیول کے موقع پر پہلی "موبائل رکشہ لائبریری" کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ رکشہ لائبریری چھ سو کتابوں پر مشتمل تھی۔ ۲۰۲۰ کا سال پوری دنیا میں اس حوالے سے یاد رکھا جائے گا کہ جہاں کووڈ ۱۹ کی وبا نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے کر کاروبار حیات کو مفلوج کر دیا وہیں انہیں آن لائن لرننگ کی طرف منتقل ہونے کے لیے ایک راستہ فراہم کیا۔ اگست ۲۰۲۰ میں پاکستان کے تہترویں یوم آزادی کے موقع پر پہلا آن لائن چلڈرن فیسٹیول منعقد ہوا۔ یہ ایک منفرد نوعیت کا تجربہ تھا جسے کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے بچے، اساتذہ، والدین، ادیب، شاعر سبھی نے کلیدی کردار ادا کیا۔ ورچوئل سیشن میں لاہور سے امجد اسلام امجد اور کراچی سے سید نصرت علی نے انتظامات سنبھالے اور یہ تجربہ کامیابی سے ہمکنار ہوا۔

۲۰۲۱ء میں چلڈرنز لٹریچر فیسٹیول کو "پاکستان لرننگ فیسٹیول" کا نام دے دیا گیا۔ اس ضمن میں اس کی نئی ویب سائٹ تشکیل دی گئی اور اس کی تشکیل نو کے بارے میں لکھا گیا:

> چلڈرنز لٹریچر فیسٹیول (سی ایل ایف) کو اب پاکستان لرننگ فیسٹیول (پی ایل ایف) کے طور پر دوبارہ متحرک کیا گیا ہے جو کہ 'سیکھنے، پڑھنے، ذات کے اظہار اور تنقیدی سوچ کو پروان چڑھانے کے لیے نئے انداز میں سامنے آئی ہے۔ یہ نئے نیٹ ورک اور انجمنیں بنانے کے لیے مثبت سماجی سرمایہ پیدا کرنے کی تحریک ہے۔ یہ فیسٹیول کثیر الضابطہ، کثیر لسانی اور سب کے لیے یکساں مفید ہے۔ پی ایل ایف کالجوں اور یونیورسٹیوں میں بچوں (3-18) اساتذہ اور نوجوانوں کو متحرک کرتا ہے۔ پاکستان لرننگ فیسٹیول ایک سماجی تحریک ہے جس کی بنیاد معروف ماہر تعلیم و سماجی کارکن، ادارہ تعلیم و آگہی کی سی ای او بیلا رضا جمیل اور بین الاقوامی اور قومی سطح پر ایوارڈ یافتہ امینہ سید نے اس کی مشترکہ بنیاد رکھی تھی، جو کہ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کی سربراہ تھیں اور پاکستان میں 'ادبی میلوں' کی علمبردار تھیں۔ وہ کراچی لٹریچر فیسٹیول کی بانی ڈائریکٹر ہیں۔ سی ایل ایف پہلا قومی سطح کا سب سے بڑا تعلیمی میلہ ہے جس کا دائرہ کار پورے پاکستان میں پھیلا ہوا ہے۔"۸

کرونا عالمی وبا کے دوران دنیا بھر کی طرح پاکستان میں بھی اساتذہ، والدین اور بچوں کو بڑے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا۔ اسکول بند ہونے کی وجہ سے بچے گھروں میں قید ہو کر رہ گئے۔ ان کی تفریحات گویا ختم ہو کر رہ گئیں۔ ایسے حالات میں ادارہ تعلیم و آگہی کی بانی بیلا رضا جمیل نے چلڈرن لائبریری کمپلیکس، آکسفورڈ یونی ورسٹی پریس، نیشنل ہسٹری میوزیم، برٹش کونسل پاکستان کے اشتراک سے ہائبرڈ پکستان لرننگ فیسٹیول کے انعقاد کا بیڑا اٹھایا جہاں بچوں، اساتذہ، والدین اور انتظامیہ کو سیکھنے کے نئے مواقع ملے۔ اردو پوائنٹ کے مطابق:

> "پی ایل ایف پروگرام میں فیمیلیز، والدین، اساتذہ اور طلبا کے لیے مکمل تربیت کا سامان شامل ہے۔ جہاں پاکستان، نیپال، یوکے اور امریکہ کے ریسورس پرسنز شامل ہوں گے۔ تین روزہ لرننگ فیسٹیول میں بیس پارٹنر آرگنائزیشنز بچوں کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے مختلف سرگرمیوں میں حصہ لیں گی۔ ان میں تھیٹر، سکٹس، پتلی تماشا، کتابوں کی رونمائی، تخلیقی لکھاری، ڈانس، میوزک، داستان گوئی، ماحولیاتی تبدیلی، آرٹس اینڈ کرافٹس وغیرہ شامل ہیں۔ کورونا کی مہلک وبا کے دوران تقریباً دو کروڑ تین لاکھ بچے اسکول نہیں جا سکے۔ ایسے تمام بچوں کے لیے سی ایل ایف تربیت کے تمام وسائل فراہم کرنے کا پختہ عزم لیے ہوئے ہے۔ پاکستان میں موجودہ تعلیمی ایمرجنسی نے لاکھوں بچوں، نوجوانوں اور اساتذہ کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ ان برے اثرات کو کم کرنے کے لیے سی ایل ایف مقامی سطح پر فیسٹیول منعقد کرانے کے لیے تیار ہے۔ جس کا مقصد ملک کے کونے کونے تک تنقیدی سوچ اور تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے ساتھ پڑھنے لکھنے، معاشرتی تعلیم، زندگی گزارنے کی مہارتوں کو فروغ دینا اور بہت کچھ شامل ہے"۔۹

۲۰۲۱ کے بعد سے بھی بچوں کے ادبی میلے نے پاکستان لرننگ فیسٹیول نے اپنا سفر کامیابی سے جاری رکھا۔ یہ فیسٹیول لاہور، کراچی، بہاولپور، گلگت بلتستان، ہنزہ، اسکردو، ایبٹ آباد، اسلام آباد، ملتان میں منعقد ہو چکے ہیں۔

لاہور لٹریری فیسٹیول (LLF):

لاہور لٹریری فیسٹیول کا آغاز ۲۰۱۲ میں لاہور میں ہوا اس کے بانی رضی احمد تھے۔ اس فیسٹیول کی ضرورت اور آغاز کے بارے میں اس کی ویب سائٹ پر درج ہے:

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

"اس میلے کا مقصد لاہور کی متنوع اور تکثیری ادبی روایات کو اکٹھا کرنا، ان پر تبادلہ خیال کرنا اور ان کا جشن منانا ہے-لاہور جو کہ فنون لطیفہ، ادبی سرگرمیوں اور بڑے خیالات کا شہر ہے۔ لاہور کی ثقافتی اہمیت اور اس کے زندگی کے ہر شعبہ پر اثرات کی تاریخ خاصی طویل ہے۔12 ویں صدی کی سلطنت کے تحت ایک عالمی شہر، اکبر کے تحت مغل سلطنت کا دارالحکومت، مہاراجہ رنجیت سنگھ کے تحت جدید پنجابی تہذیب کا گہوارہ، لاہور، جو صدیوں سے فنکاروں کے تخیل اور ان کے فن کو جلابخش رہاہے، نئے خیالات، شاعری اور نثر، منشور اور تحریکوں کو جنم دینے میں لاہور کی برتری، اسے پاکستانی ثقافت کے لیے ایک اہم مقام اور ادبی میلے کے لیے ایک موزوں مقام بناتی ہے۔"١٠

لاہور تاریخی اہمیت کا شہر ہے اور ہمیشہ سے ادبی تحریکوں اور ادبی سرگرمیوں کا مرکز رہاہے۔ سالانہ لاہور ادبی میلے کا اہتمام، انتظام اور انعقاد کرنا۔اس لٹریری فیسٹیول کے آغاز کے مقاصد وسیع و وقیع ہیں۔عام طور پر اور خاص طور پر تاریخی شہر لاہور کے حوالے سے ادب کو فروغ دینا، ادب اور آرٹ، تھیٹر، فلم، موسیقی، ٹیلی ویژن، صحافت اور سیاسی سرگرمیوں کے درمیان باہمی روابط کو تلاش کرنا، کسی بھی زبان، فن، صحافت، افسانے، فلسفہ اور سیاسی سرگرمی میں ادب اور شاعری سے متعلق یا اس سے متعلق منصوبوں یا پروگراموں کو شروع کرنا، ادب سے متعلق اہم سرگرمیوں کو فروغ دینا، ان کا انتظام کرنا اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا ادیبوں، شاعروں، فنکاروں، موسیقاروں، صحافیوں کی حوصلہ افزائی کے لیے ایوارڈز، اسکالرشپ اور انعامات دینا۔ تدریس اوراور تدریس سے متعلق تربیتی سہولیات فراہم کرنا۔ادب کے ساتھ ساتھ فنون لطیفہ کی ترویج کے لیے تقریبات، اجلاسوں، تہواروں، لیکچرز، سیمینارز، ورکشاپس، ڈسکشن فورمز اور تحقیق کو فروغ دینا، ادب کو فروغ دینے کے لیے کتب خانے اور مطالعاتی مراکز قائم کرنا اور بک کلبوں اور تھنک ٹینکوں کی حوصلہ افزائی کرنا۔اس کا ایک اہم مقصد خاص طور سے پنجاب کی ثقافت کو فروغ دینا اور لاہور شہر کی تاریخی اور عصری اہمیت کو اجاگر کرنا بھی ہے۔ان مقاصد کے حصول کے لیے بورڈ آف گورنرز تشکیل دی گئی جس میں نوارا کین منتخب کیے گئے تاکہ ادب، شاعری، ثقافت، ورثہ، تاریخ، فنون، تھیٹر، فلم اور صحافت کو فروغ دینے کے لیے متعلقہ شعبوں میں مصنفین، مفکرین، ماہرین تعلیم اور پیشہ ور افراد کے ساتھ تعاون کرکے پنجاب کے ادب اور تہذیب و ثقافت کو فروغ دیا جائے۔

لاہور لٹریری فیسٹیول کا انعقاد الحمرا لاہور میں باقاعدگی سے ہو رہاہے۔لاہور میں اب تک گیارہ فیسٹیول ہو چکے ہیں جن میں تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے ادب دوست جوش و خروش سے شرکت کرتے ہیں۔ اس فیسٹیول کا دائرہ وسیع کرتے ہوئے لندن اور نیویارک میں بھی لاہور لٹریری فیسٹیول کے انعقاد کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ۲۰۲۴ میں نیویارک میں ساتواں بین الاقوامی فیسٹیول منعقد کیا گیا جس میں پاکستانیوں کے ساتھ ساتھ دیار غیر کے لوگوں نے بھی بھرپور شرکت کی۔

اسلام آباد لٹریچر فیسٹیول (ILF):

کراچی لٹریچر فیسٹیول اور چلڈرنز لٹریچر فیسٹیول کے کامیاب انعقاد کے بعد اپریل ۲۰۱۳ میں اسلام آباد میں پہلے ادبی میلے کا انعقاد ہوا۔اس کے بانیان میں بھی امینہ سید اور آصف فرخی شامل تھے۔پہلے میلے میں قریباً ۱۵۰۰۰ ادب دوست قارئین نے شرکت کی، اس میں ۳۶ سیشنز منعقد ہوئے جن میں ۸۰ کے قریب ادبا، شعرا، فنکاروں نے شرکت کی۔ اس کا مقصد سرحدوں سے بالاتر ہو کر پاکستانی ادب کی ترویج و اشاعت تھا۔اس کے مقاصد درج ذیل تھے:

زبانوں اور تعلیمی مضامین کے ذریعے دانشورانہ روایات اور ثقافتی تنوع کی نمائندگی کرنا۔تحریر، اشاعتوں اور پرفارمنگ آرٹس کے جشن کے ذریعے دانشورانہ مکالمے اور بین الثقافتی ہم آہنگی کے لیے ایک فورم بنانا۔ ایسے مواقع فراہم کرنا جن کے ذریعے دنیا پاکستان کے ادب، ثقافت اور سماجی اخلاقیات کو دیکھ اور ان سے جڑ سکے اور جس سے پاکستان دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کا سامنا کر سکے۔فنکارانہ اظہار اور ابھرتی ہوئی پاکستانی اور بین الاقوامی ادبی صلاحیتوں کو فروغ دینا۔ اسلام آباد لٹریچر فیسٹیول کی اہمیت اور ضرورت کا اندازہ درج ذیل اقتباس سے لگایا جاسکتا ہے:

"یہ پہلا اسلام آباد لٹریچر فیسٹیول (آئی ایل ایف) اور کراچی لٹریچر فیسٹیول (کے ایل ایف) سب کے لیے کھلا اور مفت ہے۔پاکستان میں اپنی نوعیت کا پہلا ادبی میلا ہے جہاں متنوع زبانوں، صنفوں اور روایات میں

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

> لکھنے والے مصنفین کو اکٹھا کرتے ہیں اور ان کا جشن مناتے ہیں۔ ان میں مباحثے، لیکچرز، مشاعرہ، ایک کتاب میلہ، کتاب کی رونمائی،، موسیقی، کامیڈی، طنز، تھیٹر اور بہت کچھ شامل ہیں۔ پہلے دو کے ایل ایف کی کامیابی سے متاثر ہو کر، پاکستان کا پہلا چلڈرن لٹریچر فیسٹیول (سی ایل ایف) 2011 میں لاہور میں شروع کیا گیا تھا: سی ایل ایف 2012 میں قطر اور پشاور میں منعقد ہوا تھا، اور 2013 میں مشترکہ طور پر کے ایل ایف کی چھتری کے نیچے، پہلا اسلام آباد لٹریچر فیسٹیول اسی رفتار کا ایک فطری مظہر ہے، ایک ایسی رفتار جو تاریخی طور پر ہماری ادبی اور ثقافتی جڑوں کی گہرائی کی عکاسی کرتی ہے، اور پاکستان میں بڑی خواہش اور توانائی کی عکاسی کرتی ہے۔ اس سے قطع نظر کہ یہ فیسٹیول کسی بھی شہر میں منعقد ہوتا ہے علم، تفہیم اور تخلیقی ترقی کے حصول کے لیے۔ کے ایل ایف اور آئی ایل ایف کی ہدایت کاری امینہ سید نے کی ہے، جس کی مشترکہ بنیاد امینہ سید اور آصف فرخ نے رکھی ہے، اور اس کا انتظام و انصرام آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے کیا ہے۔ اس میں پاکستان بھر سے اور پاکستان کے باہر سے مندوبین کی شرکت نے اسے کامیابی سے ہمکنار کر دیا ہے۔" ۱۱

نواں، اسلام آباد لٹریچر فیسٹیول نومبر ۲۰۲۳ میں منعقد ہوا۔ اس فیسٹیول کا عنوان "لوگ، سیارہ اور امکانات" رکھا گیا۔ اس میں عصری انگریزی اور اردو ادب، پاکستان اور دنیا کے عوام کو درپیش موجودہ معاشی اور جغرافیائی سیاسی چیلنجز، موسمیاتی تبدیلی کے اثرات جس کے نتیجے میں پاکستان اور بہت سے دوسرے ممالک میں تباہ کن سیلاب آئے اور بہت سے ممالک میں تشدد اور بدامنی کے پھیلاؤ پر توجہ دی گئی اور ان سے متعلق معاملات و مسائل کو زیر بحث لایا گیا۔ اس سال 150 سے زیادہ ممتاز مقررین کے ساتھ 52 اجلاس ہوئے۔ اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں 15 کتب کی رونمائی کی گئی تھیٹر اور موسیقی کی پرفارمنس بھی ہوئی۔ حاضرین اور آن لائن سامعین کو اردو اور انگریزی دونوں کی بہترین شاعری سے لطف اندوز ہونے کا موقع بھی ملا۔ اس سال کے کچھ سیشن تعلیم، ماحولیات، معیشت اور کاروبار، موجودہ سیاسی مسائل پر مشتمل تھے۔

سندھ لٹریچر فیسٹیول (SLF):

سندھ لٹریچر فیسٹیول کا آغاز ۲۰۱۶ میں سندھ اور کراچی میں ہوا اور اس نے بہت جلد لوگوں کی توجہ حاصل کر لی۔

> "ایس ایل ایف الفاظ، ثقافت، موسیقی، اور امن اور رواداری کی اقدار کی طاقت کا جشن مناتا ہے۔ اس کا مقصد سندھ کی بھرپور ثقافتوں اور روایات کی نمائش کرنا ہے، جس سے اس کی انفرادیت ابھر کر سامنے آتی ہے۔ ایس ایل ایف نامور اور نئے دونوں مصنفین کو قارئین اور مداحوں سے جڑنے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ اس میلے کا مقصد خطے میں زبانوں، ادب، سیاحت، تعلیم، سیاست، معیشت اور ٹیکنالوجی جیسے مختلف موضوعات پر تبادلہ خیال کرنا ہے۔ بات چیت، کتابوں کے اجرا، مباحثے، تھیٹر، موسیقی اور شاعری کے اجلاسوں کے ذریعے، ایس ایل ایف مصنفین کی حمایت اور حوصلہ افزائی کرتا ہے، اور ایک زیادہ جامع ادبی برادری کی تعمیر کرتا ہے۔
> ۱۲"

سندھ میں ہر سال جوش و خروش سے اس فیسٹیول کا کامیاب انعقاد سندھیوں کی ادب، ثقافت اور فنون لطیفہ سے محبت کا آئینہ دار ہے۔

فیض انٹرنیشنل فیسٹیول:

فیض احمد فیض عالمی شہرت یافتہ شاعر ہیں جو فروری ۱۹۱۱ میں پیدا ہوئے۔ ادب اور امن کی خدمات کے صلے میں انہیں "امن لینن" ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ۱۹۷۹ میں فیض کے کام اور ادبی ورثے کو فروغ دینے کے لیے فیض فاؤنڈیشن ٹرسٹ قائم کیا گیا تھا۔ اس کے قیام کا مقصد فیض احمد فیض کی شاعری اور ان کے امن، محبت اور سماجی انصاف کے پیغام کو فروغ دینے کے لیے مختلف تقریبات کا انعقاد تھا۔ فیض میلہ یا تہوار اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے یہ ایک سالانہ ثقافتی تہوار ہے جو لاہور میں مشہور اردو شاعر فیض احمد فیض کی زندگی اور کام کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے منعقد ہوتا ہے۔ ہر سال یہ جشن 13 فروری 1911 کو پیدا ہونے والے فیض احمد فیض کی سالگرہ کے موقع پر منایا جاتا ہے۔ اس میلے کا

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

آغاز 2015 میں ہوا تھا اور یہ ملک کی اہم ثقافتی تقریبات میں سے ایک بن گیا ہے۔ اس نے بہت جلد نہ صرف پاکستانی بلکہ بین الاقوامی فنکاروں، موسیقاروں، مصنفین ،شاعروں، ادیبوں اور دانشوروں کو اپنی طرف متوجہ کر لیا اور ادیبوں اور شاعروں کو ایک ایسا پلیٹ فارم فراہم کیا جو بین الثقافتی مکالمے، ثقافتی سفارت کاری اور پاکستانی ثقافت کی عالمی سطح پر نمائندگی کا ایک معتبر ادارہ بن گیا۔ اس ادارہ کے مقاصد میں درج ذیل ترجیحات شامل ہیں:

> "فیض احمد فیض کی اہلیہ ایلس فیض کے نام فیض کے خطوط کا مطالعہ
> نمایاں مصنفین ، سوانح نگاروں اور فنکاروں کی کتابوں کا اجرا
> معروف اور آنے والے گلوکاروں کی طرف سے یکساں طور پر میوزک البمز کی ریلیز
> برصغیر کے تھیٹر کا فروغ اور سرحد پار کے فنکاروں کی حوصلہ افزائی
> صوفی فکر کی اصل روح کو امن میلوں کے ذریعے آشکار کرنا"۱۳؎

نومبر ۲۰۱۵ میں پہلا چار روزہ فیض انٹرنیشنل فیسٹیول، الحمرا آرٹس کونسل مال روڈ اور فلیٹیز ہوٹل میں منعقد ہوا۔ اس فیسٹیول میں ملکی و غیر ملکی ممتاز ادیبوں، شاعروں، موسیقاروں، فنکاروں اور مقررین نے حصہ لیا۔ پہلے دن پنجابی ڈرامے، کٹھ پتلی تماشے، مباحثہ، رقص اور تھیٹر نے لوگوں کی بھرپور توجہ حاصل کی۔ دوسرے دن کا آغاز ارد و ناول نگار اور نقاد شمس الرحمان فاروقی کے کلیدی خطاب سے ہوا۔ باقی دن کے پروگرام میں ایس ایم ظفر اور طاہرہ سید نے ارشد محمود کے ساتھ 'فیض اور ملکہ پکھراج' پر تبادلہ خیال کیا؛ مستنصر حسین تارڑ اور ایوب خاور کے ساتھ 'ناول کا فن' پر آصف فرخی اور انتظار حسین نے گفتگو کی۔ فیض احمد فیض کی صاحبزادی سلیمہ ہاشمی، زاہدہ حنا، خاور ممتاز، فہمیدہ ریاض، مریم سعید اور ڈاکٹر فوزیہ سعید سمیت پاکستان کی نمایاں خواتین نے اپنی جدوجہد کی کہانیاں بیان کیں۔ تیسرے دن کا آغاز عبدالسلام کے لیکچر سے ہوا۔ چوتھے دن زیادہ تر موضوع سخن فلم اور فلم سازی رہا۔ الغرض پہلے کامیاب فیسٹیول نے آئندہ کے لیے راہیں ہموار کیں اور ہر سال یہ فیسٹیول نئے موضوعات، نئی امیدوں اور نئے خوابوں کے ساتھ منایا جانے لگا۔

پاکستان میں ادبی میلوں کی روایت تیزی سے فروغ پا رہی ہے۔ بڑے بڑے شہروں کے علاوہ چھوٹے چھوٹے شہروں میں بھی ادبی میلوں کے انعقاد کی روایت زور پکڑ رہی ہے۔ ان ادبی میلوں کو جہاں سراہا گیا وہیں انہیں تنقید کا نشانہ بھی بننا پڑا۔ ایک بڑا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ یہ ادبی میلے ادب اور ثقافت کے فروغ کی بجائے محض تفریحی میلے بن کر رہ گئے ہیں مزید براں یہ کہ ان میں شرکت کرنے والے چند مخصوص ادیب، شاعر، فنکار اور موسیقار ہی ہیں نئے لوگوں کو بغیر کسی تعلق اور سفارش کے ان فیسٹیولز میں جگہ نہیں دی جاتی۔ یہ اعتراضات ایک طرف لیکن یہ اس امر سے انکار ممکن نہیں کہ ان ادبی فیسٹیولز کے ذریعے ادیبوں، شاعرو، فنکاروں کہ نہ صرف یہ کہ بڑے پلیٹ فارم میسر آئے ہیں بلکہ نئی نسل کی ادب اور فن سے دلچسپی بڑھی ہے۔ عالمی اور عصری موضوعات زیر بحث آئے ہیں جس نے پاکستان میں ادب کو نئے زاویوں سے روشناس کرانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان ادبی میلوں کے بارے میں میاں اصغر سلیمی لکھتے ہیں کہ:

> "کسی نے سچ ہی کہا ہے کہ ادبی میلے صرف رابطوں کو ہی پروان نہیں چڑھاتے، بلکہ کلچر، ثقافت، زبان، ادب، روایات، اور آزادی اظہار کے مواقع بھی فراہم کرتے ہیں۔ ان میلوں ٹھیلوں کے سر سنگیت، فن، مکالمے اور قہقہوں سے فضا معطر ہو جاتی ہے۔ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہو گا کہ نئی نسل میں کتاب، ادیب، شاعر اور فنکار سے محبت کی جو ایک لہر دوڑی ہے، اس میں ادبی میلوں ٹھیلوں نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے، یہ پہلو بھی خوش آئند ہے کہ کتاب میلوں کے ساتھ ساتھ اب ادبی میلے بھی ہماری روایت کا حصہ بنتے جا رہے ہیں"۱۴؎

مشتاق بلال نے اپنے مقالہ میں پاکستانی میلوں خاص طور سے کراچی لٹریچر فیسٹیول اور لاہور لٹریچر فیسٹیول کا مختلف پہلوؤں سے جائزہ لینے کے بعد نتیجہ اخذ کیا:

> "کے ایل ایف اور ایل ایل ایف جیسے ادبی میلے ہفتے کے آخر میں ہزاروں لوگوں کو اکٹھا کر کے کافی معاشی سرگرمی پیدا کرتے ہیں۔ کے ایل ایف اور ایل ایل ایف دونوں پر کتاب بیلوڑ کے ذریعے کتب فروخت کی جاتی ہیں، یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ یہ ادبی میلے کتابوں کی فروخت میں اضافے میں کس حد تک حصہ ڈالتے ہیں۔

سیاسی لحاظ سے، پاکستانی ادبی میلے ثقافت تک رسائی کو جمہوری اور مرکزی بنانے کے مقامات کے طور پر کام نہیں کرتے ہیں۔ پاکستانی ادبی میلوں کا واحد "جمہوری" پہلو یہ ہے کہ ان میں شرکت کرنے کی آزادی ہے اور یہ کسی کے لیے بھی کھلے ہیں۔ سال بہ سال انہی مصنفین اور مقررین کو مدعو کرنے سے، پاکستانی ادبی میلے چند لوگوں کے غاصبانہ قبضے کو ظاہر کرتے ہیں۔ لہذا ان تہواروں کا سیاسی کام ادب اور ثقافت تک رسائی کی توثیق کرنا نہیں ہے بلکہ بین الاقوامی سطح مر قائم شدہ اس تصور کا کاتمہ ہے کہ پاکستان ایک دہشت گرد ملک ہے۔ ان ادبی میلوں کے منتظمین ہر سال انہیں مصنفین اور مقررین کو اپنے میلوں میں شریک کر کے بھی اپنے مقاصد حاصل کر سکتے ہیں جنہیں وہ ہمیشہ سے شریک کرتے آرہے ہیں۔ ان تہواروں کا ثقافتی فنکشن سیاست سے منسلک ہے۔ کیونکہ ان تہواروں کے منتظمین نہ تو نئی ادبی تصانیف کو دریافت کرنے اور نہ ہی متعارف کرانے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس کے بجائے، یہ تہوار قومی اشرافیہ کی طرف سے منائے جانے والے مقدس ادب کی غیر رسمی تقریبات ہیں جن میں ایک خیالی بیرونی شخص کو ذہن میں رکھا جاتا ہے۔"[۱۴]

پاکستان میں پہلے ادبی میلے کا انعقاد ۲۰۱۰ میں ہوا۔ اس لحاظ سے پاکستان میں ادبی میلوں کا عرصہ محض چوہ سال پر مشتمل ہے۔ اس مختصر عرصہ میں ادبی میلوں نے تیزی سے ترقی کی اور پاکستان کے مختلف شہروں میں اور پاکستان سے باہر مختلف ممالک میں بھی درجنوں ادبی میلوں کا انعقاد ہوا۔ ان میلوں میں پاکستان اور بیرون پاکستان سے درجنوں ادیبوں، شاعروں، مصنفوں، فنکاروں اور موسیقاروں اور ہزاروں ادب دوست شائقین کی شرکت اس بات کی آئینہ دار ہے پاکستان میں ادب سے لگاو بڑھ رہا ہے۔ یہ ادبی میلے ثقافتی اور ادبی روایات کی بحالی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں اور ایسے پلیٹ فارم کے طور پر کام کر رہے ہیں جہاں اردو اور علاقائی زبانوں سے لے کر انگریزی ادب تک پاکستان کی متنوع ادبی آوازوں کو سنا اور سراہا جا سکتا ہے یہ میلے قومی شناخت کے احساس کو تقویت دینے میں اہم ہیں، جو عالمی میڈیا میں ملک کی اکثر منفی تصویر کشی کے خلاف بیان پیش کرتے ہیں۔ ادب کا جشن منانے سے، یہ تہوار پاکستان کے بھرپور ثقافتی ورثے کے تحفظ اور فروغ میں معاون ثابت ہو رہے ہیں۔ یہ ادبی میلے ایک ایسے معاشرے میں دانشورانہ گفتگو اور آزادانہ اظہار کو فروغ دینے کے لیے ضروری فورم ہیں جہاں ایسے مواقع اکثر سماجی و سیاسی عوامل کی وجہ سے محدود ہوتے ہیں۔ ایسا کرنے میں، ادبی میلے تنقیدی سوچ اور بحث کے لیے ایک نادر جگہ فراہم کرتے ہیں، جس سے سماجی اصولوں پر سوال اٹھانے اور نئے خیالات کی تلاش کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ یہ کردار پاکستان جیسے ملک میں خاص طور پر اہم ہے جہاں عام عوام کے لیے محدود مواقع ہیں۔

پاکستان میں ادبی میلوں کا مستقبل ان کی مالی رکاوٹوں اور سماجی و سیاسی چیلنجوں سے دوچار ماحول میں برقرار رہنے اور ترقی کرنے کی صلاحیت پر منحصر ہے۔ ڈیجیٹل دور میں یہ چیلنجز بڑھ گئے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان ادبی میلوں کو ڈیجیٹل میڈیا کے عروج اور سامعین کی ترجیحات میں تبدیلی جیسے بدلتے ہوئے حالات کے مطابق اختراع اور موافقت جاری رکھنی چاہیے اور ان کا دائرہ کار وسیع کرنا چاہیے۔ مزید برآں، ان ادبی میلوں میں ابھرتے ہوئے مصنفین اور آوازوں کی شمولیت کو ترجیح دی جانی چاہیے بلکہ اس بات کو بھی یقینی بنانا چاہیے کہ مختلف لسانی، نسلی اور سماجی واقتصادی پس منظر سے تعلق رکھنے والی متنوع آوازوں کو بھرپور نمائندگی دی جائے۔

حوالہ جات

1. زارافاروقی. (اپریل, ۲۰۱۰). https://newslinemagazine.com/magazine/interview-ameena-saiyid-managing-director-oup/. Retrieved جنوری ۲۰۱۴, from https://newslinemagazine.com: https://newslinemagazine.com
2. ایضاً
3. https://www.karachiliteraturefestival.com/about-us/. (n.d.). Retrieved جنوری ۲۰, ۲۰۲۴, from https://www.karachiliteraturefestival.com: https://www.karachiliteraturefestival.com
4. ایضاً

5. https://itacec.org/document/clf/CLF.pdf. (۲۰۱۱, نومبر). Retrieved ۲۵ فروری, ۲۰۱۴, from https://itacec.org: https://itacec.org

6. زہرانگاہ. (۲۰۲۲). https://pakistanlearningfestival.com/plfhunza/. Retrieved ۵ مارچ, ۲۰۲۴, from https://pakistanlearningfestival.com: https://pakistanlearningfestival.com

7. بیلا رضا جمیل، امینہ خواجہ. (n.d.). https://aserpakistan.org/document/external_publications/Childrens_Literature_Festival_Beyond_Texts_and_Tests_for_Promoting_a_Culture_of_Multiple_Narratives_and_Critical_Thinking.pdf. Retrieved ۱۵ مارچ, ۲۰۲۴, from https://aserpakistan.org: https://aserpakistan.org

8. https://pakistanlearningfestival.com/about/. (n.d.). Retrieved ۲۰ مارچ, ۲۰۲۴, from https://pakistanlearningfestival.com: https://pakistanlearningfestival.com

9. mmmm

10. https://lahorelitfest.com/about-llf/. (n.d.). Retrieved ۲۲ فروری, ۲۰۲۴, from https://lahorelitfest.com: https://lahorelitfest.com

11. دعوت نامہ. (۲۰۱۳, اپریل). پہلا اسلام آباد لٹریچر فیسٹیول. اسلام آباد, پاکستان: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس

12. *https://sindhliteraturefestival.com/about-us*)./n.d.(.https://sindhliteraturefestival.com/: https://sindhliteraturefestival.com۲۰۲۴, ۱۵ مارچ سے/

13. https://www.faizfoundationtrust.net/faiz-foundation-trust. (n.d.). Retrieved ۲۰ مارچ, ۲۰۲۴, from https://www.faizfoundationtrust.net: https://www.faizfoundationtrust.net

14. میاں اصغر سلیمی. (۲۰۲۴, ۱۰ مارچ). https://www.express.pk/story/2615852/24/. Retrieved ۲۰ مارچ, ۲۰۲۴, from https://www.express.pk: https://www.express.pk

15. مشتاق بلال. (۲۰۲۲). Pakistani Literature Festivals and a Scopaesthesiac Consciousness. Journal of World Literature , ۲۲.